احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳/۷۸ | منگل۔ ۲۳۔ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ، ۱۵۔ احسان ۱۳۷۲ ہش، ۱۵۔ جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۳۴

تقویٰ تمام اعمال کی رُوح ہے

خدا تعالیٰ رسم سے خوش نہیں ہوتا بلکہ اس چیز سے خوش ہوتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ قربانی کرو۔ کیونکہ خدا کے حضور قربانی کے سوا نہیں پہنچ سکتے۔ تقویٰ کرو۔ کیونکہ تقویٰ تمام عملوں کی رُوح ہے۔ تقویٰ کے معنے ہیں۔ اپنی خواہشوں کو خدا کے حضور قربان کر دینا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"صدق اور ثبات کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان اور یقین بھی ضروری ہے۔ یہ امر صدق اور اخلاص کے خلاف ہے کہ جلدی ہی خدا تعالیٰ سے مایوس ہو کر اوروں کی طرف اپنی حاجت کو لے جانا اور در بدر مارے مارے پھرنا، کبھی کسی بُت کے حضور التجائیں کرنا، کبھی کسی دیوتا، پتھر، پہاڑ، جنگل کے درخت یا گنگا مائی کی طرف حاجت کو لے جانا اس اَمر کی دلیل ہے کہ ایک خدا پر بھروسہ نہیں۔ اور اس کو ساری حاجتوں کو پورا کرنے والا ہونے پر کامل ایمان نہیں یا جلدی سے تھک کر اس سے نا اُمید ہو کر اوروں کی طرف دامنِ حاجت پھیلانا خرگدائی کے بالکل خلاف ہے۔ ایک چھوڑ کر دوسرا اور دوسرا چھوڑ تیسرا خدا بنانا اور اُن سے اپنی حاجتیں چاہنا بالکل غلط راہ ہے بلکہ چاہیئے کہ ایک کو پکڑ و اور اسی سے اپنی ساری حاجتیں چاہو۔ اور وہ سب کا حاجت روا ہے۔ شرط صبر اور استقلال اور ایمان ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـــ ۶۸۸)

نمایاں کامیابی

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ رقم فرماتی ہیں:

میرے خالہ زاد بھائی مرزا منور احمد کینیڈا میں ہوتے ہیں انہوں نے اپنے بچہ مرزا بلال احمد کی نمایاں کامیابی پر شکرانہ کے طور پر الفضل کے لئے ۔/۵۰۰ کا چیک بھجوایا ہے ارسال ہے اور ان کے سکول کا اعلان بھی وہ لکھتے ہیں کہ عزیزم مرزا بلال احمد نے ۹ گریڈ کے حساب کے مقابلہ کا امتحان دیا جس میں ۹۱،۰۰۰ سے زیادہ بچے شامل ہوئے (جیسا کہ اللہ نے چاہا) بلال کی نویں پوزیشن آئی جس پر اسے میڈل اور سرٹیفکیٹ ملے ہیں۔

عزیز مرزا بلال احمد، مرزا محمد شفیع صاحب کی بیٹی امتہ الرشید کا پوتا ہے انہوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ الفضل میں شائع کر دیا جائے۔

بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوفِ خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھا دے۔

خطبات میں شامل ہونیوالوں کی حاضری بڑھائی جائے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ضروری ہے کہ خطبات میں شامل ہونیوالوں کی حاضری کو برقرار رکھا جائے اس ضمن میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کا خاص طور پر ممنون ہوں کہ انہوں نے بہت محنت کی ہے۔ نتیجۃً باقی جگہوں سے جو رپورٹیں آتی ہیں وہاں مردوں کی تعداد خواتین کی نسبت زیادہ ہے۔ لیکن ربوہ میں گذشتہ رپورٹوں سے مسلسل پتہ چل رہا ہے کہ خواتین زیادہ تعداد میں شامل ہو رہی ہیں اور اپنے مردوں کو پیچھے چھوڑ گئی ہیں۔ اس وقت پیچھے چھوڑ گئی ہیں۔ لیکن آگے جا کر ساتھ لے کر چلنا ہے۔ یہ ایسا فخر نہیں کہ جس کو برقرار رکھا جائے۔ پیچھے چھوڑیں۔ پھر ہاتھ پکڑیں اور ساتھ لے کر آگے بڑھائیں۔ اور ان کی غیرت کو کچوکے دیں اور کہیں کہ ہم عورتیں ہو کر جن پر جمعہ فرض بھی نہیں ہے۔ جمعہ کا خطبہ سننے جا رہی ہیں جو کہ جمعہ کے مقابل کوئی فرضیت نہیں رکھتا۔ اور تم مرد ہو کر گھروں میں چوڑیاں پہن کر بیٹھ گئے ہو۔ اگر یہ بات ہے تو پھر بچے تم سنبھالو ہم باہر کے کام کرتی ہیں۔ تو اس طرح کی باتیں کر کے ان کو ساتھ لیں اور ان کو آگے بڑھائیں کیونکہ جو بوجھ بہرحال مردوں نے اٹھانے ہیں وہ عورتوں کی طاقت سے بالا ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عورتوں کے لئے فرائض کی ادائیگی میں نرمی رکھی ہے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ بنی نوع انسان کی بھلائی اور بقاء سب سے اعلیٰ اقدار ہیں۔ ان کی خدمت کے ساتھ بے شمار فوائد وابستہ ہیں۔ آپس میں محبت اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اخلاقی تقاضے پورا کرنا بہت ضروری ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ تمہاری خوبیوں کی بقا کا تقاضا یہ ہے کہ تم مسلسل ایک دوسرے کو بھلائی کی طرف بلاتے رہو۔ اور بھلائی کی دعوت دیتے چلے جاؤ۔ اور برائیوں سے روکتے چلے جاؤ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم اگر اپنی نیکیوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہو تو لازم ہے کہ دوسروں کو نیکیوں کی نصیحت کرو۔ اگر تم بدیوں سے بچنا چاہتے ہو تو لازم ہے کہ تم اپنے آپ کو بدیوں سے نہ صرف بچاؤ بلکہ لوگوں کو بچانے کی نصیحت کرو۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۶ مارچ ۹۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵ ۔ احسان ۱۳۷۲ ہش ۱۵ ۔ جون ۱۹۹۳ء

اللہ تعالیٰ کا فضل

جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کو جاننے اور سمجھنے کی ضرورت ہے اسی طرح اس کے کاموں کو بھی جاننے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اور سب سے پہلے یہ ضرورت اپنی ہی ذات کے متعلق پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ انسان وسیع النظر ہو تو عالمی حالات کے سلسلہ میں بھی اس بات کی ضرورت پیش آتی ہے۔ لیکن سب سے زیادہ انسان کا تعلق اپنی ذات سے ہونے کی وجہ سے اسے جاننے اور سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ کیا سلوک ہے۔ کہا تو ہم نے یہ ہے کہ اس کے ساتھ سلوک کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ بات زیادہ بہتر طریق پر یوں کہی جا سکتی ہے۔ کہ اس کے کتنے فضل ہو رہے ہیں۔ اور یہ جاننے اور سمجھنے کی اس لئے ضرورت ہے کہ بہت سی باتیں ہمارے آگے سے یوں گذر جاتی ہیں جیسے کچھ ہؤا ہی نہیں حالانکہ بہت کچھ ہؤا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو تو انسان گن بھی نہیں سکتا۔ ان کو صرف عمومی رنگ میں سوچا جا سکتا ہے اور سوچ کے نتیجے میں سمجھا جا سکتا ہے۔ ہر لمحہ کچھ نہ کچھ ہو رہا ہے۔ اگر اس کا فضل شاملِ حال نہ ہو تو ہر لمحہ کچھ نہ ہونے والا ہمارے مصائب کا باعث بن سکتا ہے۔ بلکہ ہماری ہلاکت پر بھی منتج ہو سکتا ہے۔ لیکن ایسا ہوتا نہیں۔ سَو میں سے ننانوے دفعہ ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک ہزار میں سے نوسَو ننانوے دفعہ ایسا نہیں ہوتا۔ ہر لمحہ پہ غور کیجئے۔ اور ہر قدم پر سوچئے۔ آپ کو یہی بات نظر آئے گی۔

کان میں درد ہؤا اور ایک دو روز میں آرام آگیا۔ بخار چڑھا اور ایک دو روز میں اُتر گیا۔ سڑک پر گئے اور حادثات کے امکانات میں سے صاف صاف بچ کر نکل گئے۔ کہیں گولی چلی اور آپ کے پاس سے شوں کرتی ہوئی نکل گئی اور آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچی اب کتنے مصائب کا ذکر کیجئے کہ آئے اور بغیر کسی ضرر رسانی کے چلے گئے۔ یہ سب کچھ کیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں تو کیا ہے۔ ان میں سے ہر چیز جان لیوا ثابت ہو سکتی تھی۔ لیکن ہر چیز زندگی کو محفوظ کرتی ہوئی آگے نکل گئی۔ غور کریں تو غور ہی کرتے رہیں۔ اس کے احسانات۔ اس کے فضل بے شمار ہیں۔ ہر لمحہ ہیں ہر قدم پہ ہیں۔

دُہائی دُہائی دُہائی دُہائی
ہے فریاد کی آسماں تک رسائی
سمجھتے ہیں جو مجھ کو لاچار و بےکس
انہیں بیکسی کی سمجھ تک نہ آئی

ــــــ ابوالاقبال

(۱)

مجھے محبوب ہے محبوب کی شے
مجھے پیاری تری مخلوق بھی ہے
تری حمد و ثنا کے بعد مَولا!
نگاہوں میں بشر کی بہتری ہے

(۲)

مبارک ہیں وہی جو سوزِ غم ہیں۔
سُرورِ سوزِ غم کو دیکھتے ہیں۔
مبارک ہیں وہی جو ہر بَلا میں
ترے دستِ کرم کو دیکھتے ہیں۔

(۳)

وَہاں تُو اور بزمِ لامکاں ہے
یہاں قیدِ مکاں ہے اور مَیں ہوں
وہاں تُو بے نیازِ دوجہاں ہے
یہاں فکرِ جہاں ہے اور مَیں ہوں

(۴)

زمانہ دے رہا ہے یہ شہادت۔
کہ انساں ہے خسارے میں سراسر
سوائے اُن کے جو ایمان لائے۔
جنہیں اعمالِ صالح ہیں میسّر

(۵)

مجھے قرطاسِ ہستی پر بقا دے
کہ تیری شوخیٔ تحریر ہوں مَیں
تماشاگاہ میں تیرے ہُنر کی
زباں سے بولتی تصویر ہوں مَیں

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

ایک بڑا اہم سوال یہ ہے کہ تقویٰ ہوتا کیا ہے اور یہ کیسے حاصل ہوتا ہے سو اس کے متعلق کچھ تو میں گذشتہ کئی خطبات میں بیان کر چکا ہوں۔ آج پھر میں تقویٰ کا مضمون بیان کرنا چاہتا ہوں اور بتانا چاہتا ہوں کہ تقویٰ کی دو ہی جڑیں ہیں۔ ایک اللہ کی محبت ہے اور دوسرا اس کا خوف۔ اس لئے تقویٰ کا یہ ترجمہ کہ خدا سے ڈرنا چاہیئے کافی نہیں۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ تقویٰ کی اعلیٰ قسم اللہ تعالیٰ کی محبت میں پیوستہ ہوتی ہے اور اس کی ثانوی قسم خدا تعالیٰ کے خوف میں پیوستہ ہوتی ہے جو قسم محبت الٰہی میں پیوستہ ہوتی ہے۔ جب وہ نشوونما پاتی ہے تو اسی سے خوف کی ایک جڑ بھی نکلتی ہے۔ اسی طرح تقویٰ کی جو جڑ خوف میں پیوستہ ہوتی ہے۔ جب وہ حقیقی معنوں میں نشوونما پاتی ہے تو اسی سے محبت کی جڑ بھی نکلتی ہے اس طرح گویا تقویٰ کا مضمون مکمل ہو جاتا ہے۔ لیکن حقیقی اور نہایت اعلیٰ پایہ کا تقویٰ وہی ہے جس کا آغاز محبت سے ہو۔

قرآن کریم نے بھی اسی تقویٰ کو جس کا آغاز محبت سے ہو سب سے اعلیٰ درجے کا تقویٰ قرار دیا ہے۔ لیکن چونکہ اس مضمون کے بعض پہلو بڑے باریک ہیں ان میں سے ہر ایک پہلو کو کھول کر بیان کرنے کے لئے بڑا لمبا وقت درکار ہے اس لئے آج میں مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر تقویٰ محبت ہے تو یہ محبت حاصل کیسے ہو۔ جماعت میں چونکہ ہر مزاج کے لوگ پائے جاتے ہیں ہر علمی سطح کے لوگ ہیں اور ان کی عقل و فہم کے معیار بھی الگ الگ ہیں اس لئے سوال یہ ہے کہ ان سب کو کس زبان میں سمجھایا جائے تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کیسے پیدا ہوتی ہے۔ یعنی وہ محبت کیسے حاصل ہوتی ہے جو حقیقت میں تقویٰ ہی کا دوسرا نام ہے ظاہر ہے ہر آدمی کو سمجھانے کے لئے الگ الگ زبان تو استعمال نہیں کی جا سکتی کیونکہ لاکھوں کی جماعت سے جب خطاب ہو رہا ہو تو کوئی ایسی ترکیب یا کوئی ایسا آسان اور سہل طریق ڈھونڈنا پڑتا ہے جو سب کے لئے قابل فہم ہو اور سارے اس سے اثر قبول کر سکیں۔

پس اس نکتہ نظر سے جب میں نے اس مضمون پر غور کیا تو مجھے سب سے آسان رستہ یہی نظر آیا کہ میں ان لوگوں کی زبان میں بات کروں جنہوں نے خدا سے سب سے زیادہ محبت کی اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے کا یہی آسان طریق ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں یہ اعلان کر دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو یا محبت کرنا چاہتے ہو تو میرے پیچھے چلو۔ اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔ غرض محبت الٰہی کے حصول کے جتنے بھی ذرائع سوچے جا سکتے ہیں ان میں سب سے زیادہ آسان ذریعہ یہی ہے کہ کسی ایسے آدمی کی زبان میں خدا کا ذکر کیا جائے جس نے خدا سے سچی محبت کی ہو۔ **چنانچہ اس پہلو سے جب** ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے ایسے ارشادات ملتے ہیں جن کو سن کر اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے اور یہ وہ سچی محبت ہے جو عمل کو دعوت دیتی ہے۔ یہ کوئی فرضی محبت نہیں جس کے نتیجے میں عمل پیدا نہ ہو۔ یہ ایسا مضمون ہے جو ان لوگوں کو بھی سمجھ آجاتا ہے جو صرف دنیا کی محبت پر غور کرتے ہیں۔

غالب کا یہ شعر اسی طرف اشارہ کرتا ہے

ذکر اس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا
بن گیا رقیب آخر جو تھا رازداں اپنا

یعنی میں نے محبت میں کسی کو اپنا رازداں بنایا تھا۔ لیکن اس نہایت ہی حسین پری چہرہ کا ذکر ہو اور وہ بھی غالب کی زبان میں ہو تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ سننے والا بھی اس پر عاشق نہ ہو جائے۔

چنانچہ غالب کہتا ہے وہ جسے میں نے اپنا رازداں بنایا تھا وہی میرا رقیب بن گیا۔ یہ تو محض دنیا کی محبت کا ذکر ہے جہاں تک محبت الٰہی کا تعلق ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اللہ کا عاشق تو دنیا میں کوئی سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ اور پھر خدا کی محبت کا ذکر بھی آپ کی زبان مبارک سے ہو جس کی فصاحت و بلاغت کا معیار قرآن کریم کے بعد سب سے بلند ہو تو اس سے لازماً سننے والوں کے دل میں بے اختیار اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

اسی طرح خوف کا مضمون ہے۔ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک میں سننے کے لائق ہے آپ نے اس مضمون پر جس اعلیٰ پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے اس سے حقیقی خوف کا علم اور احساس پیدا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ حدیثوں میں آتا ہے بعض دفعہ خوف کے ذکر سے آپ کا سارا وجود کانپنے لگتا تھا۔

(خطبہ فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۸۷ء)

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔سین

ایودھیا میں "عبادت"

ایودھیا میں بابری مسجد اور مندر کی تعمیر کا مسئلہ ابھی تک حل تو نہیں ہوا۔ لیکن اب ایک ہندوستانی گرو نے اپنی طرف سے ایک تجویز پیش کی ہے۔ جو متنازعہ فیہ ہے۔ سینکڑوں وفاقی فوجی اور پولیس نے اس علاقے کے ارد گرد پوزیشنیں سنبھال لی ہیں اور اس بات کے خطرے کو ٹالنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ وہاں سادھوؤں کے اکٹھا ہونے اور ان کے کسی خصوصی اقدام کی وجہ سے جھگڑا نہ پیدا ہو جائے۔ ان سادھوؤں کے ساتھ جو غلط کار لوگ وہاں جمع ہو رہے ہیں ان کی غرض یہ ہے کہ جو عبادت وہاں بجا لانے کا پروگرام بنایا ہے وہ اسے سوم یگیہ کہتے ہیں۔ یعنی آگ کی عبادت۔ اس میں کسی شخص کو روک نہ بننے دیا جائے۔ اور یہ بات عام طور پر پھیلائی جا رہی ہے کہ اس موقعہ پر جھگڑے کا بہت امکان ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ عبادت عین اسی جگہ کی جائے جہاں مسجد منہدم کی گئی تھی تو یقیناً مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوں گے۔ اور جھگڑے کا امکان ہو گا۔ جس شخص نے اس عبادت کا اعلان کیا ہے اس کا نام بیندراسوامی ہے اور وہ ہندو سادھوؤں میں نہایت مقبول ہیں۔ وہ اپنے ساتھ ایک ہزار ایک ہندو سادھوؤں ہزاروں اپنے پیروکار لے کر وہاں پہنچے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ ساری باتیں جھگڑے کا بیج بونے والی چیزیں ہیں۔ اب تک بابری مسجد کے انہدام کی وجہ سے ۲۰۰۰ افراد ہندو مسلم فسادات میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ اور اگر اب فساد ہوا تو اس خدشہ کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ پہلے سے زیادہ جانیں تلف ہوں گی۔ سادھو نے کہا ہے کہ یہ کوئی کالا جادو نہیں ہے بلکہ ہم اپنی عبادت کرنا چاہتے ہیں اور اس عبادت کا مقصد یہ ہے کہ عالمی برادری امن سے زندگی بسر کر سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب ضد کے ساتھ ایک ایسی جگہ عبادت کی جائے جو متنازعہ فیہ ہے اور جو سپریم کورٹ میں بھی فیصلہ کے لئے لے جائی جا چکی ہے تو ایسی عبادت سوائے جھگڑے کے اور کچھ نہیں کر سکتی۔ عبادت کرنے والے سوامی کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ ... ہم مسلح افراد بھی موجود ہیں۔ جب اخبار نویسوں نے اس متنازعہ فیہ سادھو سے گفتگو کرنی چاہی تو معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کہاں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے وہ کسی چھپی ہوئی جگہ سے اپنے پیروکاروں کو ہدایات دیتے رہیں۔ اور یہ ہدایات یقیناً لڑائی جھگڑے کی ہی ہو سکتی ہیں۔

صومالیہ میں پاکستانی فوجی دستہ

صومالیہ میں پاکستانی فوج کے ۲۲ افراد مقامی گوریلوں کے ایک حملے کے دوران ہلاک ہو گئے اور اب اقوام متحدہ نے اپنا سٹاف صومالیہ سے کینیا منتقل کرنا شروع کر دیا ہے تاکہ وہاں حفاظت سے کام کیا جا سکے۔ پاکستانی دستہ پر حملے کے بعد اس بات کا مزید خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ یہ گوریلے اقوام متحدہ کی افواج پر مزید حملے کریں گے۔ ان لوگوں کے علاوہ جو اس حملے میں مارے گئے کہا جاتا ہے کہ پانچ مزید پاکستانی فوجی لاپتہ ہیں۔ یہ اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا ہے۔ زیادہ تر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ موگادیشو کی فوجوں نے یا موگادیشو کے فوجی سربراہ جنرل محمد فرح آئیدید کے دستوں نے انہیں حراست میں لے رکھا ہے یو این او کے جس سٹاف کو صومالیہ سے کینیا منتقل کیا جا رہا ہے وہ سویلین ہے اور اس ساری کارگزاری کے متعلق ضروری کام سرانجام دیتا ہے۔

پاکستان نے کہا ہے کہ پاکستانی فوجی دستوں نے کسی کو مشتعل نہیں کیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود آئیداد کی فوجوں نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں ہلاک کر دیا۔ یو۔این او کے ذرائع کہتے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم سید احسن اسمٰعیل صدیقی صاحب گوجرہ سے لکھتے ہیں:

محترم جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ

پچھلے دنوں لاہور سے براستہ فیصل آباد آنے والی ایک کار جب گوجرہ کی طرف آرہی تھی تو سامنے سے آنے والے ایک چھکڑے سے ٹکرا کر الٹ گئی یہ حادثہ شام کے کوئی آٹھ بجے کے قریب پیش آیا۔ اس کار میں جناب چوہدری نسیم احمد صاحب باجوہ (احمدی) کے داماد چوہدری رحیم اللہ خان صاحب آف اوکاڑہ اپنی بیگم اور دو بچوں سمیت سوار تھے۔ بدقسمتی سے رحیم اللہ صاحب تو موقع پر ہی جان بحق ہو گئے۔ اور اُن کی اہلیہ کو چوٹیں آئیں جب کہ دونوں معصوم بچے خدا کے فضل سے محفوظ رہے۔

اس خطرناک حادثہ کے وقت پیچھے سے آنے والی ایک ویگن سے دو نوجوان اترے آئے اور انہوں نے موقع پر پہنچ کر پہلے متوفی کو سنبھالا اور پھر انکی بیگم اور بچوں کو حوصلہ دیتے رہے۔ اور اُن کا پورا سامان اپنی تحویل میں لے لیا۔ جو کہ بیش قیمت پارچات۔ گرانقدر زیورات اور نقدی پر مشتمل تھا۔ اور پھر ان نوجوانوں نے اپنی کار شہر سے منگوا کر زخمیوں کو گوجرہ کے ہسپتال میں پہنچایا۔ جہاں زخمیوں کی مرہم پٹی کی گئی۔ اور متوفی کو بھی ایک طرف ڈال دیا گیا۔

ان خوش اخلاق نوجوانوں نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ وفات پانیوالے کی بیوی سے ان کے گاؤں موضع تلونڈی کا پتہ پوچھ کر راتوں رات اپنی گاڑی پر وہاں پہنچے۔ اس وقت رات کے بارہ بجے کا عالم تھا۔ تلونڈی پہنچ کر محترم چوہدری نسیم احمد باجوہ صاحب کو اس حادثہ کی اطلاع دی اور اُن کے غم زدہ افراد کو گوجرہ کے ہسپتال پہنچایا۔ جہاں ان کے داماد جناب رحیم اللہ خان صاحب کی میت بے گور و کفن پڑی تھی۔ اور اُن کی بیٹی زخم خوردہ ایک چارپائی پر لیٹی تھی۔ دونوں معصوم بچے ان کے پاس بیٹھے رو رہے تھے۔

چوہدری نسیم احمد باجوہ صاحب نے ان دونوں نیک دل نوجوانوں کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ اور خود میت کو گاؤں لیجانے کی تیاری کرنے لگے۔

یہ دونوں بہادر اور نیک دل نوجوان گوجرہ کے رہنے والے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ایک تو محمد اسامہ ہیں اور دوسرے کا نام محمد عکرمہ ہے۔ ان نوجوانوں نے اس وقت تک دم نہیں لیا جب تک انہوں نے متوفی کے ورثاء کو گاؤں سے یہاں نہیں پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور ہماری قوم کے ہر نوجوان کو اُن کی اس قابلِ تعریف مثال پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

یہاں اُس ویگن کے ڈرائیور کی نیک دلی بھی قابلِ ذکر ہے جسکا نام مہابت خان بتلایا گیا ہے۔ جس نے ان رحمدل نوجوانوں کے ساتھ مل کر مصیبت زدگان کی مدد کی اور انہیں ہسپتال پہنچایا۔

خداوند تعالےٰ چوہدری نسیم احمد باجوہ صاحب اور اُن کی بیوہ بیٹی کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور چوہدری رحیم اللہ صاحب کے درجات بلند فرمائے۔

نسیم احمد باجوہ صاحب نے دونوں یتیم بچوں کو ربوہ کے ایک اکیڈمی سکول میں داخل کروا دیا ہے۔ بچوں کے باپ کی یہی خواہش تھی۔

مکرم عامر رفیق صاحب نیازی

چک نمبر R-6/93 سے لکھتے ہیں:

مکرم و محترم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل

میری خدا کے حضور ہر لمحہ یہی دعا ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمیشہ بخیر و عافیت ہوں اور خدا آپ کو لمبے عرصے تک دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا کرتا رہے۔ ایڈیٹر صاحب خدا نے ہمیں جماعت بھی ایسی عطا کی جو خدا والوں کی جماعت اور خدا کی جماعت ہے اور اس جماعت میں شامل ایسے احباب بھی ہیں جو اپنا تن من قربان کر دیتے ہیں ہمت بالکل نہیں ہارتے اور ایسا (۔) کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور انسان سوچ نہیں سکتا۔ مثال کے طور پر پہلے ڈش انٹینا کے ذریعے امام جماعت کی آواز ساری دنیا تک پہنچنے لگی پھر خدا نے ایسا سامان کیا کہ جو غریب لوگ ہیں دوری کی وجہ سے وہ ڈش انٹینا کے ذریعے خطبہ نہیں سن سکتے تو خدا تعالیٰ نے ایسا سامان عطا فرمایا کہ ہر غریب امیر امام جماعت کا خطبہ سن سکتا ہے۔ جب مجھے ریڈیو کا پتہ چلا کر ریڈیو میں بھی خطبہ آتا ہے۔ تو میں جمعہ کے بعد انتظار کرنے لگا مجھے بتایا گیا کہ دو نمبر پر خطبہ آئے گا تو میں سوا پانچ بجے کوشش کرنے لگا تو وہاں سے خطبہ نہ آیا تو میں نے سوچا ۱۱ نمبر پر کوشش کر کے دیکھو جب میں نے ۱۱ نمبر پر کیا تو حضور کی آواز آئی تو میرے دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی لیکن خطبہ صاف نہیں آرہا تھا ہم سبکو خدا کے اس فضل کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے جو اس نے ہم پر نازل فرمایا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں اخبار الفضل باقاعدگی سے پڑھتا ہوں اور انتظار ہی رہتا ہے جب اخبار آجائے تو سب کام چھوڑ کر پڑھتا ہوں اس کے پڑھنے سے ایسا لطف آتا ہے جو تحریر کرنا ناممکن ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ جماعت دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔

اس وقت مجھے ایک فقرہ یاد آگیا۔

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو

اب اجازت چاہتا ہوں خدا آپ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی دے۔

مکرم شکور بھائی صاحب چشمے والے

ربوہ سے لکھتے ہیں:

ایک گذارش ہے کہ الفضل جو ہماری جان اور روح کی غذا ہے جس سے تمام دینی اور دنیاوی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

ہمارے پیارے آقا کی صحت کے متعلق اور ان کی مصروفیت کا علم ہو جاتا ہے اور حضور کی نظمیں اسی طرح احمدی شعراء کا کلام بھی پڑھنے کو ملتا ہے جن سے طبیعت کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ ایسے میں جب اخبار تین دن نہیں آتا تو طبیعت پر بہت بوجھ ہوتا ہے۔ کوئی ایسا طریقہ اپنائیں کہ اخبار کی چھٹی ایک دن سے زیادہ نہ ہو امید ہے میری اس درخواست پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ مجھے بھی اپنی محبت بھری دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مکرمہ ڈاکٹر شہناز صاحبہ

کیوریٹو کلینک ربوہ سے لکھتی ہیں:

مکرم و محترم جناب ایڈیٹر صاحب الفضل ربوہ۔

امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔ یوں تو ہماری پیاری الفضل اپنے دامن میں بہت ہی خوبصورت خزانے سمیٹے ہوتی ہے اور ہر سلسلہ دوسرے سے بڑھ کر ہے اور آپ اس کو خوبصورت بنانے کے لئے دن رات کوشاں ہیں۔ ہر چند دنوں بعد کوئی نہ کوئی نیا سلسلہ متعارف کراتے ہیں جسکی وجہ سے ہر مزاج کے شخص کو اپنی دلچسپی کا کوئی نہ کوئی حصہ پڑھنے کو مل جاتا ہے گو کہ تقریباً سارا اخبار ہی پڑھے بغیر تسلی نہیں ہوتی۔ لیکن کچھ سلسلے زیادہ ہی دلچسپی سے پڑھے جا رہے ہیں۔ اور یہ سلسلے ایسے ہیں جنہوں نے ہم جیسے لوگوں کو بھی لکھنے کی ترغیب دی جنہوں نے کبھی بھی کچھ اخبارات و رسائل میں نہیں لکھا۔

"چھوٹی سی بات" کے سلسلے میں یوں تو بہت سے مسائل ذہن میں آتے رہتے ہیں۔ لیکن وقت کی کمی کے باعث اور کچھ نہ لکھتے رہنے کی وجہ سے جھجک کے باعث لکھ نہیں سکی۔ لیکن کوشش کروں گی کہ جو جو مسائل میرے ذہن میں ہیں اور معمولی سی کوشش سے ہمارا احمدی معاشرہ ان کی اچھائیاں اپنا لے۔

اکثر دیکھا گیا ہے خاص طور پر چھٹی کے وقت طلباء و طالبات کہ جسطرف جس کو راستہ مل رہا ہے وہ بھاگا جا رہا ہے۔ اور اسی بھاگ دوڑ میں گاڑیاں، تانگے اور سائیکل سوار بڑی مشکل میں پڑ جاتے ہیں یہ بات پیدل چلنے والوں کے لئے زیادہ خطرناک ہو سکتی ہے۔ اگر ہمارے پیدل چلنے والے چھوٹی سی بات ذہن میں رکھ لیں کہ انہوں نے ہمیشہ اپنے دائیں ہاتھ چلنا ہے تو وہ کسی بھی ممکنہ حادثے سے بچ سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ سامنے سے آنے والی گاڑی سے تو آسانی سے راستہ دے کر بچ سکتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ پیچھے سے آنے والی گاڑی کی رفتار اتنی تیز ہوتی ہے کہ پیدل کو پتہ ہی نہیں چلتا اور گاڑی سر پہ پہنچ جاتی ہے اور یوں کبھی کبھی حادثہ بھی ہو جاتا ہے۔ اسلئے پیدل چلنے والے دائیں طرف چلیں تاکہ ان کی طرف آنے والی ٹریفک ان کی نظر میں رہے

مکرم سید اویس احمد جنود صاحب

لندن سے لکھتے ہیں:

دیارِ آقا سے آپ کو پہلی دفعہ خط لکھ رہا ہوں۔ دعا کے لئے میں اپنی دعاؤں میں یہ دعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے پیارے آقا کی اس دعا کو قبول فرمائے کہ ہماری زندگی میں ہی ایک کروڑ سے زائد احمدی ہو جائیں۔ اس لئے پیارے اللہ میاں ہمارے تمام دنیا کے احمدی مربیان کی دعوت الی اللہ میں نہایت ہی برکت ڈال اور مجھے بھی ایسا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل

27۔ مئی 1993ء

Solution to corruption

From Mrs. J. C. Habib

Many complaints have been made in your columns recently about accusations of bribery and corruption and now some people, while still blaming "the politicians" for the poverty of the majority, want a new kind of leader to arise and show "honest statesmanship" and keep control.

Unfortunately, history shows that the only kind of "saint" who has been able to command power, either in this country or anywhere else where the majority of the voters are illiterate, has always been a rather vicious, greedy kind of dictator. People will continue to get corrupt governments while they remain illiterate, gullible and ignorant. Freedom from corruption can only be attained by the combination of:

- a highly dedicated free press willing to pursue in detail all areas of misuse of public funds, naming and punishment of the guilty, (thus making the leaders accountable)
- a high standard of business and economic education throughout the country.

We cannot expect to see the spread of education very quickly, and no "foreign hand" will be able to produce it, only the steady and unrelenting pressure of nationwide public demand will eventually succeed. The quickest way to educate the people is to educate the young women. They will educate their children, and in one generation, the knowledge will be disseminated overall.

All those who wish to see an honest government should press for women's education, particularly towards economic and business understanding. Where the money goes, the brains will follow!

Karachi

The News International,

Thursday, May 27, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل کے 27 مئی 1993ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں مسز جے۔ سی۔ حبیب کہتی ہیں۔ آپ کے پرچے میں بہت سی شکایات شائع ہوئی ہیں جن میں رشوت اور کرپشن کا ذکر ہے۔ اور اب بعض لوگ جبکہ وہ سیاستدانوں کو اس کا موردِالزام ٹھہراتے ہیں کہ اکثریت غریب ہے۔ چاہتے ہیں کہ انہیں ایک نئی قسم کا لیڈر میسر آجائے جو ملک کو دیانتدارانہ سیاست سے آگاہ کرے اور حالات پر کنٹرول رکھے بدقسمتی سے تاریخ بتاتی ہے کہ کس قسم کا "ولی" (SAINT) جو قوت کا اظہار کر سکا ہے اس ملک میں یا کہیں بھی اور جہاں ووٹ دینے والوں کی اکثریت ناخواندہ ہے ہمیشہ ایک برا کیریکٹر ہوتا ہے جو نہایت حرص و ہوس سے کام لیتا ہے اور وہ دراصل ڈکٹیٹر ہوتا ہے۔ جب تک لوگ ناخواندہ رہیں گے انہیں کرپٹ حکومتیں ہی میسر آتی رہیں گی۔ یہ لوگ ناخواندہ اور آسانی سے بات چاہے کیسی بھی ہو مان لینے والے اور ناواقف قسم کے۔ کرپشن سے مبرا ہونے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا اتحاد لازمی ہے۔

(1) ایک ایسا آزاد پریس جو نہایت اخلاص اور لگن کے ساتھ کام کرنے والا ہو۔ اور جہاں کہیں بھی پبلک فنڈز کے ساتھ کھیلا ہو اسے اجاگر کرے ملزموں کے نام بتائے اور مجرموں کو سزا دلوائے۔ اور اس طرح لیڈروں کو احتساب کے زمرے میں لائے۔

(2) بہت اعلیٰ قسم کی بزنس اور اقتصادی تعلیم جو سارے ملک میں قائم کی جائے۔

ہم تعلیم کو فوری طور پر سارے ملک میں پھیلا دینے کی توقع نہیں کرتے نہ ہی کوئی بیرونی ہاتھ ہمارے لئے ایسا کر سکتا ہے۔ ہمیں مستقل مزاجی کے ساتھ اس بات کو قوم کی سطح پر لا کر جاری رکھنا چاہیئے۔ اور اس بات کا مطالبہ کرتے رہنا چاہیئے کہ ہمیں اس بات کی ضرورت ہے۔ یہی صورت ہے ہمارے کامیاب ہونے کی۔ لوگوں کو انتہائی سرعت کے ساتھ تعلیم یافتہ بنانے کی صورت یہ ہے کہ نوجوان خواتین کو تعلیم دلوائی جائے۔ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دیں گی اور ایک ہی نسل میں علم سارے ملک میں پھیل جائے گا۔

جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ انہیں دیانتدار حکومت ملے انہیں چاہیئے کہ خواتین کی تعلیم پر زور دیں۔ خاص طور پر اقتصادی اور بزنس کی سوجھ بوجھ کے سلسلے میں۔ روپیہ جہاں جاتا ہے وہیں ذہن اس کا پیچھا کریں گے۔

یہ خط کراچی سے لکھا گیا۔

دی نیوز انٹرنیشنل

31۔ مئی 1993ء

نیوز انٹرنیشنل کے 31 مئی 1993ء کے شمارہ میں خطوط کے کالم میں توصیف لطیف کہتے ہیں:

تین سال قبل تین عالمی تنظیموں نے سندھ کے صوبہ میں ناخواندگی کیخلاف ایک منصوبہ شروع کیا۔ انہوں نے سندھ پرائمری ایجوکیشن ڈویلپمنٹ پراجیکٹ (ایس۔پی۔ای۔ڈی۔پی) شروع کیا اور پندرہ ہزار نئے سکول اور پہلے سے قائم شدہ سکولوں میں 900 نئے کمرے بنانے کا منصوبہ بنایا۔ لیکن ایک پریس رپورٹ کے مطابق بدقسمتی سے سندھ گورنمنٹ نے

Culpable negligence

From Tousif Latif

Three years ago three international organisations started a project to combat illiteracy in Sindh province. They started the Sindh Primary Education Development Project (SPEDP) and planned to build 15,000 new schools and 900 new rooms in schools of Sindh. But according to a press report unfortunately Sindh government has not extended its whole-hearted cooperation to the donor agencies and now they are reluctant to keep this project running.

How hypocritical it seems that a government which has spent millions of rupees on advertisement of its achievements in various newspapers before the Sindh bye-elections, has not managed to circulate the provided books. This task proved, too, much for them and they distributed only 60% of the books.

Illiteracy is one of the main problems of our region and now there should be no doubt in our minds that social and economic development of our society is inconceivable without eliminating illiteracy. Our government has always remained busy in the struggle for its own survival and has not planned long term projects to increase the literacy rate. Now when some foreign agencies have started their work in this field, our government is not showing any interest in improving the situation with their help.

This lack of political will is the biggest hindrance in amelioration of the social sector in our country. Now when even Africa has surpassed us in literacy rate, our government should exhibit some will to combat the evils of illiteracy which is leading us to nowhere but extinction.

Wah Cantt.

The News International.

Monday May 31, 1993

ان مدد دینے والی ایجنسیوں کے ساتھ بھرپور تعاون کا مظاہرہ نہ کیا اور نتیجہ کے طور پر اب یہ ایجنسیاں اس پراجیکٹ کو جاری رکھنے کے متعلق نارضامندی کا اظہار کر رہی ہیں۔

یہ بات کس قدر منافقانہ لگ رہی ہے کہ جس گورنمنٹ نے سندھ بائی الیکشنوں سے پہلے لاکھوں روپے ان اخباری اشتہاروں پر صرف کر دئے تھے۔ جن میں اسکی کامیابیوں کا ڈھونڈورا پیٹا گیا تھا۔ وہ گورنمنٹ ان کتابوں کو جو اسے مہیا کی گئی تھیں مکمل طور پر تقسیم بھی نہ کر سکی۔ اور ان میں سے صرف 60 فی صدی کتابیں ہی تقسیم کی جا سکیں۔

ناخواندگی ہمارے ریجن کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اور اب کسی کے بھی ذہن میں یہ شک باقی نہیں رہنا چاہیئے کہ ناخواندگی کو ختم کئے بغیر ہمارے معاشرے کی سوشل اور اقتصادی ترقی کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔

ہماری حکومت ہمیشہ صرف اپنے بقاء کی جدوجہد میں مصروف رہی ہے۔ اور اس نے خواندگی کی شرح کو بڑھانے کے لئے کبھی بھی کوئی دیرپا منصوبے نہیں بنائے۔ اور اب جب بعض غیر ملکی ایجنسیوں نے اس میدان میں ان کے کرنے کا کام شروع کیا ہے تو ہماری حکومت ان کی مدد سے بھی اس صورت حال کو بدلنے میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہی اس سیاسی عزم کی کمی ہی ہمارے ملک میں سوشل سیکٹر کی بہتری کے لئے سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اب جب کہ افریقہ بھی خواندگی کی شرح میں ہم سے آگے نکل چکا ہے۔ ہماری حکومت کو چاہیئے کہ ناخواندگی کی برائی جو کہ ہمیں مکمل فنا کی طرف لے جا رہی ہے۔ سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کچھ عزم و ارادہ کا اظہار کرے۔

ایک چھوٹی سی بات

بارات جب دلہن کو لے کر دولہا کے گھر واپس پہنچتی ہے تو دولہا میاں کو یہ بات یاد دلانی چاہیئے کہ وہ اور ان کی دلہن دونوں اکٹھے گھر میں داخل ہوں۔ دونوں دایاں پاؤں مکان کے اندر رکھیں اور اس وقت اور کوئی دعا یاد نہ ہو تو کم از کم اللہ کا نام لے کر وہ ایسا کریں دونوں کا اکٹھے داخل ہونا بہت مناسب بات ہے اور پھر اس موقعہ پر دعا کرنا تو اس سے بھی زیادہ مناسب ہے۔ یہ بات مجھے میری بڑی خالہ نے جو اب اللہ کو پیاری ہو چکی ہیں بتائی تھی۔ اور اس بات کو بتاتے ہوئے اب خدا کے فضل سے پچپن سال ہو گئے ہیں۔ لیکن نہ صرف یہ کہ میں اس بات کی برکت حاصل کر رہا ہوں بلکہ زبانی طور پر اپنے دوستوں کو اکثر یہ بات بتاتا رہتا ہوں۔ (نون۔ سین)

تقویٰ خواہش کی پیروی کا نام نہیں بلکہ خدا کی فرمانبرداری کا نام ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد منور

ایک سواحیلی ضرب المثل

آج کل ہمارے محبوب قومی اور جماعتی اخبار "الفضل" میں مختلف ملکوں کی ضرب الامثال کے تراجم چھپ رہے ہیں خیال آیا کہ ایک سواحیلی ضرب المثل بھی پیش کر دی جائے۔

اس ضرب المثل کا ترجمہ یہ ہے کہ "مچھلی سر سے سڑنا شروع کرتی ہے۔"

مشرقی افریقہ میں مچھلی بکثرت کھائی جاتی ہے اس لئے مچھلی کے بارہ میں کچھ ضرب الامثال سواحیلی زبان میں پائی جاتی ہیں۔

اس ضرب المثل کا مفہوم بالکل واضح ہے کیونکہ مچھلی میں جب بھی سڑاند پیدا ہوتی ہے۔ سب سے پہلے سر اس سے متاثر ہوتا ہے۔ بالعموم مچھلی خریدتے وقت اس کے گلپھڑے دیکھے جاتے ہیں۔ اس سے تازہ یا باسی مچھلی کا پتہ چل جاتا ہے۔ گویا سڑاند کا آغاز سر سے ہوتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ یہ تعفن سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔

یہ ضرب المثل اسی وقت استعمال ہوتی ہے جبکہ کوئی سردار۔ رئیس یا حاکم ناپسندیدہ حرکت کرے۔ چونکہ وہ صاحب اقتدار و وجاہت ہوتا ہے۔ اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ اس طرح خرابی اوپر سے شروع ہو کر معاشرے میں پھیلنے لگتی ہے اور جب سارا معاشرہ ہی گندا ہو جائے تو اس کے بچاؤ کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔

لیکن اس غلاظت اور گندگی کا اصل سبب لیڈروں کی لاپرواہی اور بے راہ روی ہوتی ہے۔ اپنے عہدہ یا کرسی کے نشے میں وہ برائیوں میں ملوث ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور عام لوگ ان کی دیکھا دیکھی برائیوں کی دلدل میں پھنس جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے متقیوں کی جماعت ہے اور ہمارے روحانی آئمہ اور پیشوا ہمیشہ ہماری صحیح رہنمائی فرماتے رہتے ہیں۔ جہاں کہیں ذرہ بھر خرابی نظر آئے اس کے قلع قمع کے لئے موثر کارروائی کی جاتی ہے۔ تاہم عہدیداران کو ہر وقت بیدار اور ہوشیار رہنے کی ضرورت رہتی ہے۔ کیونکہ عہدیدار کی کمزوری صرف اسی تک محدود نہیں رہتی بلکہ جلد یا بدیر اس کا اثر ادھر ادھر پھیلتا دکھائی دیتا ہے۔ اور جب عام احمدی سے اس کی وجہ پوچھی جائے تو وہ سر کی طرف اشارہ کر کے کہے گا کہ فلاں عہدیدار بھی اس جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔

ملکی روایات بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ ہمارے ہاں چونکہ بڑے بوڑھے بھی حقہ نوشی کرتے ہیں۔ اس لئے نوجوان نسل اسے معمولی بات سمجھتی ہے "پہلے تو رسم یا فیشن کے طور پر آغاز کر لیا جاتا ہے۔ والدین اسے زیادہ معیوب نہیں سمجھتے۔ بعد میں یہ کمزوری جڑ پکڑ لیتی ہے اور پھر اس کی بیخ کنی کے لئے کافی محنت درکار ہوتی ہے۔

آغاز تو بزرگ لوگوں سے ہوا اور وہ شاید نشے کے عادی نہ بن پائے ہوں لیکن ان کی ایک نمایاں کمزوری کا یہ نتیجہ نکلا کہ آئندہ نسل متعدد اخلاقی خرابیوں میں گھر گئی۔ جن سے نجات حاصل کرنا ان کے لئے بہت مشکل ہو گیا۔ اس لئے ہمیں سر کی حفاظت کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر ہم سر کو بچالیں تو امید ہے باقی دھڑ کو بچانے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ بلکہ سر خود ہی باقی اعضاء کی حفاظت کرے گا۔

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

بقیہ: صد۴

میں بہانہ تو نہیں بنا رہا لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں چار سالوں سے طالب علم ہوں اور صبح سے شام تک پڑھائی ہوتی تھی اور مجھے کلاس پروفیسر سے اجازت لے کر اسی کمرہ جماعت میں نمازیں پڑھنی پڑتی تھیں۔ جمعہ والے دن بھی مجھے خاص اجازت کے تحت جمعہ پڑھنے کا وقت مل جاتا تھا۔ بس اس وجہ سے میں مکمل داعی الی اللہ نہیں بن سکا۔

جون میں امتحان ہونے والے ہیں آپ سے بھی اور قارئین الفضل سے بھی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب طالب علموں کو اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔

دوران پڑھائی میں نے دانتوں سے متعلق کچھ مضمون لکھے تھے اور میں پڑھائی بھی اسی میں کر رہا ہوں اگر میں آپ کو بھیجوں تو کیا یہ الفضل میں جگہ پا سکیں گے؟ (ضرور ادارہ) آخر میں ایک چھوٹی سی بات پوچھنی تھی کہ الفضل میں اشتہار آتے ہیں ان میں لکھا ہوتا ہے۔ ٹیڑھے دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں اور دانت جرمن اور لندن کے جدید طریقہ سے بنائے جاتے ہیں کیا اشتہار دینے والے احباب مجھے اپنے تجربہ سے آگاہ کرنا پسند فرمائیں گے۔

بقیہ: صد۳

ہیں کہ اس موقعہ پر گوریلوں کے کئی آدمی بھی مارے گئے۔ جبکہ دونوں طرفوں سے تقریباً ایک سو افراد زخمی ہوئے۔ پاکستان نے مطالبہ کیا ہے کہ صرف یہ بات کافی نہیں کہ اقوام متحدہ اس واقعہ کی مذمت کرے چاہیئے کہ اس کا معاوضہ دلوایا جائے

کرشنا ایڈوانی

بتایا گیا ہے بھارت میں حزب اختلاف کے لال کرشنا ایڈوانی کو گذشتہ روز ان کی پارٹی نے صدر منتخب کر لیا ہے۔ ان کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ آئندہ ہندوستان کے وزیراعظم ہوں گے ان کی عمر ۶۷ سال ہے اور بابری مسجد کے انہدام سے قبل انہوں نے سارے بھارت کا دورہ کر کے ہندؤں کو باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ جہاں بابری مسجد بنی ہوئی ہے وہ دراصل رام جنم بھومی ہے۔ اس لئے اسے گرا کر اس جگہ پر رام مندر تعمیر کیا جانا چاہیئے۔ ان کی پارٹی کا نام بھارتیہ جنتا پارٹی ہے اور اس کا مخفف بی۔ جے۔ پی ہے۔

وہ دو سالہ ٹرم کے لئے متحدہ اور متفقہ طور پر بی۔ جے پارٹی کے صدر منتخب ہو گئے ہیں اور انہوں نے سابق صدر مرلی منوہر جوشی کی جگہ لے لی ہے۔ ۱۹۸۶ء سے ۱۹۹۰ء تک اس پارٹی کا خیال تھا کہ پارلیمنٹ میں اس کا خاصا زور ہے۔ اس وقت اسکی ۷۹ سیٹیں تھیں۔ اب اسکی ۱۱۹ سیٹیں ہیں اور حکمران پارٹی کانگریس (آئی) سے یہ دوسرے نمبر پر ہے۔ انہوں نے مندر بنانے کے لئے اپنا پورا زور لگا کر جارحیت پسند ہندؤں میں اپنا خاصا مقام پیدا کر لیا ہے۔ انہی کے ایماء پر بابری مسجد شہید کی گئی تھی اور ہندو مسلم فسادات میں سینکڑوں افراد مارے گئے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس جیت کے نتیجہ میں وہ پارلیمنٹ میں اپنی لیڈرشپ کی حیثیت سے دستبردار ہو جائیں گے۔

سیلاب انتظامات

بتایا گیا ہے کہ عوام الناس کو سیلابوں کی کیفیت سے آگاہ کرنے کے لئے صوبوں کی سطح پر کنٹرول روم قائم کئے گئے ہیں جہاں سے فوری طور پر فون کے ذریعے۔ فیکس کے ذریعے اور دیگر موجودہ زمانے کے آلات کے ذریعے لوگوں کو بتایا جا سکے گا کہ کسی وقت بھی سیلاب کی کیا کیفیت ہے۔ اور اسی طرح جو لوگ سیلابوں سے متاثر ہوں گے۔ ان کی امداد بھی انہی کنٹرول روم کے ذریعے کی جائے گی۔ یہ بات ایک میٹنگ میں بتائی گئی جس میں سیلابوں کے متعلق انتظامات کرنا ایجنڈے میں شامل تھا۔ کہا جاتا ہے کہ تمام متعلقہ محکموں کے افسران اس میٹنگ میں شامل ہوئے۔ یہاں فیصلہ کیا گیا کہ سیلابوں کے متعلق اطلاع دینے کے لئے ماضی کے تجربات کو سامنے رکھا جائے۔ تا کہ بغیر تاخیر کے لوگوں کو معلوم ہو سکے اور وہ اپنے لئے حفاظتی انتظامات کر سکیں یا ان کے لئے جو حکومت کی طرف سے حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں ان سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ اور اپنی جانوں کو اور اپنے مالوں کو محفوظ کر سکیں۔ اس میٹنگ کے دوران یہ بھی بتایا گیا کہ ڈپٹی کمشنر صاحبان اور ڈی آئی جی کو فیکس کی سہولت کے لئے ہدایات دے دی گئی ہیں تاکہ وہ بلا تاخیر کنٹرول روم کو بتا سکیں۔ کہ ان کے علاقے میں سیلاب کی کیا کیفیت ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ اس طرح فوری طور پر تمام لوگوں کو سیلاب کی کیفیت سے آگاہ کیا جائے گا اور اس طرح ان نقصانات سے جو پہلے سیلابوں میں اٹھائے جاتے رہے ہیں اب بچا جا سکے گا۔ گذشتہ سالوں میں جو انتظامات کئے گئے تھے ان کو بھی سامنے رکھ کر گفت و شنید کی گئی۔ اس سلسلے میں مختلف محکموں نے اپنی اپنی کارگذاری سے میٹنگ کو مطلع کیا۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ خاص خاص محکموں کے ایک سینیئر افسر صوبائی کنٹرول روم میں ہمہ وقت ڈیوٹی پر رہیں اور ان کا کام یہ ہوگا کہ وہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کو پنجاب کے محکمہ اطلاعات کے ذریعے ہر قسم کی اطلاع پہنچاتے رہیں۔ میٹنگ کو بتایا گیا کہ ہر قسم کے انتظامات کر لئے گئے ہیں اور انہیں خاصا مضبوط بنا دیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

منصورہ بنت نور احمد علوی
باندی شہر

شازیہ احمد بنت داؤد احمد
رحمان آباد ضلع نوابشاہ سندھ

شعیب احمد مبشر ابن پروفیسر
مبشر احمد۔ چشتیاں ضلع بہاولنگر

محمد اسامہ ابن محمد اکمل
ربوہ

طارق احمد ابن منور احمد
نواب شاہ سندھ

طاہر محمود ابن محمد رفیق
حیدر آباد

عارفہ نعیم
کوٹری ضلع حیدر آباد سندھ

عمران احمد ابن نصیر احمد مغل
جیکب آباد سندھ

مبارکہ سعید بنت مبارک احمد
نوابشاہ سندھ

ریحان احمد شیخ ابن عبدالحفیظ
شیخ لاہور کینٹ

سید تنویر احمد بخاری ابن سید
شبیر احمد ناصر بخاری فیصل آباد

نیرہ مختار بنت مختار احمد
کوٹری سندھ

نصیر احمد ابن ناصر احمد
ربوہ

عطیۃ الرحمان بنت عنایت اللہ
حیدر آباد

نازش مسعود بنت محمد مسعود
حیدر آباد

مسلم احمد ابن منور احمد
کوٹری سندھ

طاہر افضال ابن افضال احمد
حیدر آباد

سمیرا صابر بنت غلام صابر
چک ۳۴۲ گ۔ب ضلع جڑانوالہ

صومیہ انجم بنت انور علی پٹھان
گولارچی سندھ

حبیبۃ الادم بنت ناصر احمد
حیدر آباد

ریان احمد ابن مبشر احمد وسیم
حیدر آباد سندھ

سعد ظفر ابن ظفر احمد
لطیف آباد حیدر آباد سندھ

طاہرہ افضال بنت افضال
احمد۔ حیدر آباد

آصفہ فرحین بنت احمد مقصود
حیدر آباد سندھ

فرح سنیل بنت انوار احمد انجم
۹۶ گ ب ضلع فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۴ جون۔ رات ہوا چلتی رہی۔ لیکن دن کے وقت گرمی اور لُو میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ سازشی اپنے عزائم میں ناکام ہو گئے ہیں۔ وہ مستقبل میں بھی نامراد رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے پیشگی منصوبہ بندی کر کے سازش کے تحت اقتدار سے ہٹایا گیا۔ وہ کسان محاذ صوبہ سرحد کے ۸۰ رکنی وفد سے باتیں کر رہے تھے۔

○ وزیر اعظم نے سی ایم ایچ راولپنڈی میں صومالیہ سے آئے ہوئے زخمی پاکستانی فوجیوں کی عیادت کی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ملک کے دفاع کیلئے مسلح افواج کو تمام ضروری سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے مسٹر پرویز الٰہی کی وہ درخواست مسترد کر دی ہے جس میں پنجاب اسمبلی توڑنے کے خلاف درخواست کی سماعت روکنے کی استدعا کی ہے۔ فل بنچ نے کہا ہے کہ حکومت پنجاب انتقال مقدمہ کی درخواست کے لئے سپریم کورٹ سے رجوع کرنا چاہے تو وہ ایسا کر سکتی ہے

○ بلوچستان کے وزیر زراعت نواب اسلم رئیسانی نے کہا ہے کہ زرعی ٹیکس نافذ ہوا تو بلوچستان کے زمیندار اس کی مزاحمت کریں گے

○ پنجاب اسمبلی کے سیکرٹری چوہدری حبیب اللہ کے اغوا کے ڈرامے کا ڈراپ سین ہو گیا ہے۔ وہ گزشتہ روز خود اسسٹنٹ کمشنر اسلام آباد کی عدالت میں پیش ہو گئے اور اپنا بیان قلمبند کروایا جس میں کہا گیا ہے کہ انہیں عدم اعتماد کا نوٹس ۱۲ بجے دن ملا۔ انہوں نے کہا کہ نہ تو مجھے اغوا کیا گیا اور نہ کسی نے جبری تحویل میں رکھا نہ کسی قسم کی زیادتی کی گئی۔ میں اپنی مرضی سے اسلام آباد میں اپنے رشتہ داروں کے گھر میں مقیم رہا۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ وزیر اعلیٰ اور سپیکر نے مجھے دس بجے گھر بھجوا دیا تھا۔ میں اپنے گھر پر ہی تھا کہ بارہ بجے اراکین صوبائی اسمبلی کے دستخطوں سے تحریک عدم اعتماد کا نوٹس دیا گیا۔ جو میں نے وصول کیا۔ میں بڑے لوگوں کی جنگ کی صورت حال سے گھبرا گیا اور خاموشی سے شہر سے نکل آیا۔ اخبارات میں میری بازیابی کے اشتہارات شائع ہوتے تو میں نے سوچا کہ یہ سلسلہ اب ختم ہو جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے ضمیر کا بوجھ اتارنے کے لئے عدالت میں آیا ہوں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب اسمبلی کے سپیکر کو توہین عدالت کا نوٹس جاری کر دیا ہے۔ یہ نوٹس مسٹر پرویز الٰہی کی درخواست پر دیا گیا ہے جس میں سپیکر پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے جان بوجھ کر عدالتی فیصلے کی غلط تشریح کی ہے۔ اس نوٹس پر ۲۹ جون کو سماعت ہو گی

○ صومالیہ میں باغی جرنیل عیدید کے ٹھکانوں پر اقوام متحدہ کی امن فوج نے اپنے فضائی حملے جاری رکھے۔ جرنل عدید کا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ گولہ بارود کا ذخیرہ دھماکوں سے اڑا دیا گیا ہے۔

○ پاکستان سلامتی کونسل کے مستقل اراکین کی تعداد میں اضافے کی مخالفت کرے گا۔ بھارت مستقل رکنیت حاصل کرنے کا دعوے دار ہے۔ امریکہ کی طرف سے جرمنی اور جاپان کو مستقل رکنیت دینے کے لئے جلد مہم شروع کرنے کی امید ہے

○ پیر صاحب پگارا نے کہا ہے کہ پہلے تو روز ہی محرم آتے تھے اب اصل محرم آئے گا۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر اعظم کے مذاکراتی وفد کے سامنے مسلم لیگ کے اتحاد کے لئے تجاویز رکھ دی گئی ہیں کونسل جو فیصلہ کرے گی سب کو منظور ہوگا

○ معروف قانون دان اور سیاستدان مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا ہے کہ ملک کا سیاسی نظام تباہی کے کنارے تک پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آئین میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ انتخابی نظام میں بھی تبدیلی کرنا ہوگی۔

○ پنجاب کے نگران وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم نے مرکز کے ساتھ تعلقات کار سے کبھی انکار نہیں کیا لیکن جب اراکین اسمبلی کا نیلام لگایا جائے گا تو تعلقات کار کیسے قائم ہوں گے۔ انہوں نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا کہ وہ بولیاں لگانا بند کر دیں۔

○ فیصل آباد چنیوٹ اور منڈی بہاؤالدین میں شدید گرمی سے درجنوں افراد دم توڑ گئے۔ چنیوٹ میں گرمی نے سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے ۱۰ افراد جاں بحق اور ۵۰ بیہوش ہو گئے۔ فیصل آباد میں دو ہفتوں میں گرمی سے ۱۲ اور منڈی بہاؤالدین میں ۳ افراد ہلاک ہوئے۔

○ حکومت اور پی ڈی اے کے درمیان اتوار کی سہ پہر پارلیمنٹ ہاؤس میں مذاکرات کا ایک طویل دور ہوا جس میں پی ڈی اے کی طرف سے ملک میں از سر نو انتخابات کرانے کا مطالبہ۔ آئین میں موجودہ تضادات دور کرنے اور حکومت اور اپوزیشن کے تعلقات کار کو بہتر بنانے کے لئے بعض تکلیف دہ حقائق کو ختم کرنے کے معاملات پر تفصیل سے تبادلہ خیال ہوا۔ بات چیت کا یہ پہلا دور چار گھنٹے جاری رہا اس میں طے کیا گیا کہ اگلا دور اب ۱۶ جون کو ہوگا۔

○ لیپا سیکٹر میں بھارتی فوج کی پیش قدمی کی کوشش ناکام بنادی گئی ہے۔ ۶ بھارتی فوجی مارے گئے ہیں۔ بھارتیوں کی جوابی فائرنگ سے دو شہری شہید ہو گئے۔ بھارتیوں کی بچھائی ہوئی بارودی سرنگوں سے ۱۲ مویشی ہلاک ہو گئے۔

○ پیپلز پارٹی آزاد کشمیر کے صدر مسٹر ممتاز راٹھور نے حکومت آزاد کشمیر پر لگائے گئے تمام الزامات کو درست قرار دیا ہے اور آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار قیوم کو کہا ہے کہ وہ ان الزامات کی تحقیقات کے لئے اعلیٰ سطحی کمیشن مقرر کرے۔

○ خلیج کے ایک اخبار نے پاکستان کی سیاست پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ صدر تمام صوبائی اسمبلیاں توڑنے اور وزیر اعظم نئے انتخابات کے لئے بے نظیر کا مطالبہ تسلیم کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں نواز شریف کی طرف سے اپوزیشن لیڈر سے مصالحت کا مقصد صدر کو بالکل تنہا کر دینا ہے اور صدر اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ ان کے خلاف مواخذے کی راہ میں اصل رکاوٹ محترمہ بے نظیر بھٹو ہیں محترمہ بے نظیر بھٹو آٹھویں ترمیم کا تواتن نواز شریف کے حق میں کرنے کے موڈ میں نہیں ہیں۔

کیور ہیو سسٹم
سے آپ کیا کیا فائدے حاصل کر سکتے ہیں؟
لٹریچر مفت
ایک روپے کا واپسی ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
کیور ہیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

برائے فروخت
ایک ایئر کنڈیشنر اوریجنل پیکنگ ۲/۱ ۲ ٹن جنرل جاپان برائے فروخت موجود ہے۔
رابطہ: رشید احمد باجوہ
۲/۷ دار العلوم غربی۔ ربوہ
فون نمبر ـــــ ۷۵۳

ڈرمیکس۔ ڈرمو کیور کریم
خارش، داد، چنبل، اگزیما، پھوڑے پھنسیاں اور دیگر بے شمار جلدی عوارض کی ایک ہی کریم۔ انگریزی یونانی اور ہومیو پیتھک سٹورز سے بھی مل سکتی ہے۔
ـــــ تیار کردہ ـــــ
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک۔ چمن بازار ربوہ

پتہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۳۴ ٹیکس: ۵۳۴ - ۴۵۲۴

تریاقِ معدہ
-/۱۰ روپے
-/۲۰ روپے

روشن کاجل
-/۵ روپے

زدجامِ عشق خاص
-/۴۸۰ روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
-/۱۵۰ روپے

حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام -/۱۶
۶۰ گرام -/۴۸